66900 ـ نیند کی بنا پر رمضان المبارك میں نماز کا وقت نکل جانے پر اس کے ذمہ کیا لازم آئے گا ؟

سوال

رمضان المبارك کے موسم میں میں تھکاوٹ محسوس کرتا ہوں وہ اس طرح کہ جب سو جاؤں تو میری دو یا زیادہ نمازیں رہ جاتی ہیں، مجھے گناہ کا احساس ہوتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ:
اگر میں ظہر اور عصر کی نماز سے سویا رہوں حتی کہ مغرب ہو جائے اور مغرب کا وقت بھی نکلنے کا خدشہ ہو تو کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نمازوں کی بروقت ادائیگی نہ کرنا اور وقت سے تاخیر کرنا بہت بڑا جرم ہے اللہ تعالی نے اس پر شدید قسم کی وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے انہیں عنقریب جہنم میں ڈالا جائیگا مریم (59) .

غیا کا معنی کرتے ہوئے ابن عباس فرماتے ہیں: عظیم خسارہ حاصل ہو گا، اور قتاد نے اس کا معنی شر کرتے ہیں، اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: جہنم میں ایك وادی کا نام ہے، جو بہت گہری ہے اور اس کا کھانا خبیث ہے.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 172).

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا گیا:

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں نماز کا بہت زیادہ ذکر فرمایا ہے:

وہ لوگ جو اپنی نمازیں ہمیشہ ادا کرتے ہیں .

اور

وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں .

اور:

ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو نماز میں سستی اور کاہلی کرتے ہیں .

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما نے جواب دیا:

یہ - یعنی یہ وعید - اسے وقت پر ادا نہ کرنے کی بنا پر ہے.

لوگ کہنے لگے: اے ابو عبد الرحمن ہم تو سمجھتے رہے ہیں کہ یہ نماز ترک کرنے کی بنا پر وعید ہو گی ؟

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے: نماز ترک کرنا تو کفر ہے.

دیکھیں: تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی (2 / 5) صاحب تحقیق نے اس کی سند حسن قرار دی ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وقت سوئے رہنا عذاب قبر کے اسباب میں سے ایك سبب قرار دیا ہے، اس عذاب کی ہولناکی اور شدت کے متعلق معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (46068) کے جواب کا مطالعہ کریں، ہم اللہ تعالی سے عافیت طلب کرتے ہیں.

ذیل میں ہم آپ کے لیے صحابی جلیل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کی نصیحت پیش کرتے ہیں، وہ نماز جماعت کے حکم اور نماز ترك کرنے والے کی حالت، اور نماز کے لیے جانے والے کا اجروثواب، اور نماز جماعت کی ادائیگی کے لیے جانے سے معذور ہونے کے باوجود ادائیگی کے لیے جانے والے کی حالت تا کہ اسے لیجا کر صف میں کھڑا کر دیا جائے، ان سب کے متعلق اس کلام میں سبق پایا جاتا ہے:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالی کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التزام کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الھدی مشروع کیں، اور یہ سنن الھدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترك کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترك کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے"

یہ تو اس شخص کے متعلق کہا جو بروقت نماز ادا کرے، لیکن مسجد میں نماز باجماعت ادا نہیں کرتا، بلکہ اپنے گھر

میں ہی ادا کر لے، تو پھر جو شخص بالکل ہی نماز ادا نہیں کرتا حتی کہ نماز کا وقت ہی نکل جاتا ہے اس کی حالت کیا ہو گی !

پھر انہوں نے فرمایا:

" جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کر کے ان مساجد میں سے کسی ایك مسجد جائے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی ایك نیکی لکھتا اور ایك درجہ بلند کرتا، اور اس کی بنا پر ایك برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، ایك شخص کو لایا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم حدیث نمبر (654).

مسلمان شخص کے شایان شان نہیں کہ وہ روزہ کو صرف رمضان المبارك کے مہینہ میں ہی جانے، کیونکہ افضل ایام میں روزہ رکھنا مستحب ہے، مثلا یوم عرفہ، اور یوم عاشوراء کا روزہ رکھنا، اور ہر ہفتہ میں سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھنا، اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھنے مستحب ہیں.

اس لیے اگر آپ سارا سال ان ایام کے روزے رکھنے کی عادی ہوں تو آپ کے لیے رمضان المبارك کے روزے رکھنا مشکل اور بھاری نہیں ہونگے کہ آپ سارا دن سوتے رہیں اور نمازیں ضائع کر بیٹھیں.

آپ کو چاہیے کہ آپ سونے سے قبل نماز کے لیے بیدار ہونے کے اسباب مہیا کریں، اور آپ کے لیے نیند کے عذر کی بنا پر جان بوجھ کر عمدا نماز ترك کرنا جائز نہیں، حالانکہ آپ نمازوں کے اوقات میں بیدار ہونے کی استطاعت بھی رکھتے ہیں.

آپ کو چاہیے کہ آپ روزے کی حالت میں تھکاوٹ پیدا کرنے والا سبب تلاش کریں، اگر تو وہ سبب کام کاج ہے، تو آپ کام اور روزے کے مابین توازن قائم کریں، اور اگر آپ کام کے لیے مضطر نہ ہوں، اور روزے اور نماز اور باقی عبادات کام کاج کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے تو آپ رمضان المبارك کے مہینہ میں ملازمت سے رخصت لے لیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (65803) اور (43772) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر ایسا شب بیداری اور رات جاگنے کی بنا پر ہوتا ہے تو آپ کے لیے رات جاگنا حرام ہے جو آپ کی نمازوں کو ترك کا باعث بنتا ہے، حتی کہ نمازوں کا وقت ہی جاتا رہتا ہے.

آپ پر واجب ہے کہ اپنے قریب اور گھر والوں میں سے بیوی اور بچوں کو وصیت کریں کہ نماز کے وقت وہ آپ کو بیدار کر دیں، اور ان پر بھی واجب ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں وہ آپ کی معاونت کریں، تا کہ آپ

نمازیں بروقت ادا کر سکیں.

اور اگر بیدار ہونے کے سب اسباب اور وسائل مہیا کرنے کے بعد بھی آپ شدید تھکاوٹ یا پھر بیماری کی بنا پر بیدار نہ ہو سکیں، اور دو نمازوں کا وقت نکل جائے تو آپ نمازیں اسی ترتیب کے ساتھ قضاء کر کےادا کریں، چنانچہ پہلے آپ ظہر کی نماز ادا کریں، اور پھر عصر کی... اسی ترتیب کے ساتھ.

لیکن اگر آپ کو خدشہ ہو کہ دوسری نماز کا وقت بھی نکل جائیگا تو پہلے دوسری نماز ادا کر لیں اور پھر پہلی، مثلا اگر آپ غروب آفتاب سے قبل بیدار ہوئے اور آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ادا نہیں کی اور عصر کی نماز کے لیے وقت تنگ ہے کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہے، تو آپ عصر کی نماز پہلے ادا کریں، اور پھر بعد میں ظہر کی نماز ادا کر کے مغرب کی نماز ادا کر لیں.

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ اطاعت و فرمانبرداری اور اچھی و بہتر عبادت میں آپ کی معاونت فرمائے، اور بھلائی وخیر کے کاموں میں آپ کی ہمت بلند کرے.

آپ سے گزارش ہے کہ آپ سوال نمبر (38158) اور (47123) کے جوابات کا مطالعہ ضروری کریں.

واللہ اعلم .